REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم رسید شنبہ
۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۲ اخاء ۱۳۳۶ھ ش ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۴۹

179

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ابھی تک نزلہ زکام کا کچھ بقیہ چل رہا ہے۔ اور کچھ بواسیر کی شکایت بھی ہے۔ احباب التزام سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو انفلوئنزا کا خفیف سا حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

— محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی تکلیف بدستور ہے۔ کمر اور بائیں ٹانگ میں درد رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر وقت دبانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور رات کا اکثر حصہ بے خوابی اور بے چینی میں گزرتا ہے۔ احباب شفایابی کے لئے پوری توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو دو روز سے جو درد پیدا اور ورم کچھ زیادہ ہو جانے کی شکایت تھی۔ وہ اس وقت تک کہ صبح کے نو بجے ہیں موجود ہے۔ دو روز سے کچھ حرارت بھی ہونے لگی ہے۔ احباب کرام کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ترکی شام کے خلاف کسی قسم کے جارحانہ ارادے نہیں رکھتا

حکومتِ شام کو امریکہ اور عراق کی یقین دہانی

نیویارک ۲۱ اکتوبر۔ امریکہ اور عراق نے شام کو یقین دلایا ہے۔ کہ ترکی شام کے خلاف کسی قسم کے جارحانہ ارادے نہیں رکھتا۔ حکومت امریکہ نے کل شام کی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ترکی شام پر حملہ کرنے کی وسیع پیمانے پر تیاریاں کر رہا ہے۔ اسی طرح حکومت عراق نے بھی ایک ایسا ہی مراسلہ بھیجا ہے۔۔ ادھر ترکی کی حکومت نے حکومت مصر کو ایک مراسلہ کے ذریعہ یقین دلایا ہے۔ کہ ترکی شام کے متعلق دوستی کے جذبات رکھتا ہے۔ اور وہ ہرگز کسی عرب ملک پر حملہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے تمام عرب ہمسایوں سے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات استوار رکھنے کا دل سے خواہشمند ہے ؛

چاند تک پہونچنے کا راستہ دریافت کر لیا گیا؟

مصنوعی سیارے تیار کرنیوالے روسی سائنسدانوں کا دعویٰ

ماسکو ۲۱ اکتوبر۔ روسی سائنسدانوں نے دعوےٰ کیا ہے کہ انہوں نے چاند تک پہونچنے کا راستہ دریافت کر لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چاند تک پہونچنے میں ۱۰۵ دن لگیں گے۔ اس بارے میں انہوں نے جو بیان جاری کیا ہے۔ اس میں کہا ہے۔ کہ عنقریب وہ وقت آجائے گا۔ کہ جب مختلف بلندیوں پر بہت سے مصنوعی سیارے زمین کے گرد چکر لگانے لگیں گے۔ اور انسان ایک سیارے سے دوسرے سیارے تک پرواز میں حصہ لینا شروع کر دے گا۔ پہلے ایک ایسا مصنوعی سیارہ چاند تک بھیجا جائے گا۔ جس میں کوئی انسان نہیں ہوگا۔ اس میں ایسے خودکار آلات نصب ہونگے جن سے چاند کے مختلف طبقات کی تصویریں لی جا سکیں گی۔ اور پھر انہیں ریڈیو فوٹو گرافی کے ذریعہ زمین پر بھیجا جا سکے گا۔

روس کے سائنسدانوں نے مزید انکشاف کیا ہے۔ کہ وہ ایک خاص قسم کا پیراشوٹ بھی تیار کر رہے ہیں۔ جس کی مدد سے راکٹوں اور مصنوعی سیاروں سے نیچے اترا جا سکے گا ؛

سازش کے الزام میں مصریوں کو سزائیں

قاہرہ ۲۱ اکتوبر۔ صدر ناصر کو قتل کر کے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں مصر کی فوجی عدالت نے بریگیڈیئر احمد عاطف نصر کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔

وفد پارٹی کے ایک سابق وزیر خارجہ صلاح الدین اور ایک اور سابق وزیر مشیر ابو الفتح حسن کو علی الترتیب ۱۵ اور ۱۲ سال قید کی سزائیں دی گئی ہیں ؛

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادمؔ کی صحت کے متعلق اطلاع

(۱) لاہور ۲۱ اکتوبر (بذریعہ فون) (۱) مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کو گزشتہ رات بار بار کھانسی اٹھتی رہی۔ بارہ بجے تک یہی حال رہا۔ پیٹ میں نفخ کی شکایت تھی۔ جس کے بعد معدہ میں درد محسوس ہوتا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے نیند بھی آتی رہی۔ دو بجے بعد دوپہر استفراغ سے یہ تکلیف جاتی رہی۔

— مکرم ملک صاحب کی شفایابی اور ردّ بلا کے لئے دار الذکر (نئی احمدیہ مسجد لاہور) میں بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غربا میں گوشت تقسیم کیا گیا اس موقعہ پر احباب جماعت نے نہایت درد و الحاح سے دعائیں کیں ؛

مکرم ملک صاحب موصوف احباب کرام صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔

(۲) مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمدللہ

(سید بہادر شاہ)

— بغداد ۲۱ اکتوبر۔ بغداد سے ۱۲½ میل شمال میں واقع کردوں کے شہر سلیمانیہ میں اچانک سیلاب آجانے سے ۵۰ مکان منہدم ہو گئے ہیں جن سے ۳۲ افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے ؛

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قرآن مجید کی رُو سے الٰہی جماعتوں کا مقام

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے اسے وہ وافر جگہ اور ہر قسم کی کشائش عطا فرماتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ جب ہم نے شیطان کو حکم دیا۔ کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔ تو اس نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ انا خیر منہ۔ میں آدم کو کس طرح سجدہ کر سکتا ہوں۔ میں تو اس سے بہتر ہوں۔ کیوں بہتر ہوں؟ اس لئے کہ

خلقتنی من نارٍ و خلقتہ من طین (اعراف ع۲)

میری فطرت میں تو نے آگ پیدا کی ہے اور اس کی فطرت میں تو نے طینی مادہ رکھا ہے

طین اس مٹی کو کہتے ہیں

جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور جس مٹی میں پانی ملا ہوا ہو اس سے جو چاہو بنالو۔ لوگ ایسی مٹی سے قسم قسم کے کھلونے اور گھوڑے وغیرہ بناتے ہیں۔ اور جس شکل میں چاہتے ہیں اسے ڈھال لیتے ہیں پس اس نے کہا کہ آدم کو تو تو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور میری فطرت میں تو نے

آگ کا مادہ

رکھا ہے یعنے آدم کو تو جو بات بھی کہی جائے وہ مان لیتا ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ مگر میرے اندر سرکشی کا مادہ اور غصہ پایا جاتا ہے۔ میں کسی دوسرے کی اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا پھر میرا اور اس کا جوڑ کیا ہے۔

اس واقعہ پر غور کر کے

ہر شخص معلوم کر سکتا ہے

کہ وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف مختلف رنگوں میں غیظ و غضب کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور کہتے رہتے ہیں کہ ہم احمدیوں کے گھر جلا دینگے۔ ان کا کھانا پینا بند کر دینگے۔ اور انہیں ہر قسم کی تکلیفیں پہنچائینگے۔ ان کا کیا مقام ہے۔ اور ہمارا کیا مقام ہے۔ کوئی بتائے کہ کبھی احمدیوں نے بھی ایسا کہا کہ ہم غیر احمدیوں کے گھر جلا دینگے اور ان پر ان کی زندگی تنگ کر دینگے لیکن ہمارے مخالف ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔ بلکہ ۱۹۵۳ء میں انہوں نے عملاً ایسا کیا۔ اور کئی احمدیوں کے گھر جلا دیئے۔ اور اب تک یہی کہتے رہتے ہیں۔ کہ ہم ان کی زندگی ان پر ایسی تنگ کر دیں گے کہ ملک میں رہنا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ جیسا

پہلے انبیاءؑ کے مخالف

کہا کرتے تھے۔ کہ ہم ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دینگے۔ اور ان کے لئے جینا دوبھر کر دینگے (اعراف ع ۱۱) بعض منافق آجکل کہتے ہیں۔ کہ ربوہ والے بھی بعض لوگوں کے لئے اتنی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ ان کا وہاں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اگر یہ درست ہے تو

اس کا علاج آسان تھا

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ اگر مومن کو کسی مقام پر شدائد میں مبتلا کیا جائے۔ تو وہ وہاں سے ہجرت کر جاتا ہے۔ اور ہجرت کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً و سعۃ (نساء ع ۱۴) جو شخص

اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت

کرے۔ اسے رہائش کے لئے وافر جگہ اور ہر قسم کی کشائش رزق حاصل ہوگی۔ پس اگر کسی کو ربوہ کے رہنے والے مشکلات میں مبتلا کرتے ہیں۔ تو ربوہ پاکستان کا نام نہیں وہ ربوہ کو چھوڑ کر لاہور جا سکتا ہے۔ ملتان جا سکتا ہے گجرات جا سکتا ہے۔ بہاولپور جا سکتا ہے۔ کراچی جا سکتا ہے۔ کوئٹہ جا سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقامات پر جا سکتا ہے اور

قرآنی وعدہ کے مطابق

کشائش رزق حاصل کر سکتا ہے۔ پھر اس کے لئے کسی تشویش اور فکر کا کونسا مقام ہے۔ پس یہ اعتراض محض قرآن کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اگر وہ مومن ہونگے۔ اور کسی مقام سے ہجرت کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے دروازے ان کے لئے کھول دے گا۔ اور ہر قسم کی کشائش انہیں حاصل ہو گی۔ اگر خدا تعالیٰ کے اس

واضح ارشاد کے باوجود

وہ ربوہ چھوڑ کر نہیں جاتے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ اور اگر ہجرت کے بعد خدا تعالیٰ ہر جگہ ان کی عزت کے سامان پیدا نہیں کرتا۔ اور ان کے لئے برکتوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ تب بھی وہ مومن نہیں کہلا سکتے کیونکہ قرآن کریم نے صرف دو اصول بیان فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر وہ مومن ہیں۔ اور کسی مقام پر ان کو شدید تکالیف میں مبتلا کیا جاتا ہے تو انہیں ایسے شہر میں نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور

دوسرا اصول

یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر ہجرت کے وقت ان کے دل میں یہ سوال پیدا ہو۔ کہ ہمارا مستقبل کیا ہوگا۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا نے زمین میں بڑی وسعت رکھی ہے۔ وہ جہاں بھی جائیں گے خدا تعالیٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے

چند ایمان افروز واقعات

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک قیمتی غیر مطبوعہ مضمون

پیشکردہ مکرم شیخ محمد اسماعیل پانی پتی

(قسط پنجم)

180

"خدا کی قسم - ہاں"

آنحضرت ایک دن اپنی مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص ضمام نام آپ کی خدمت حاضر ہوا۔ ان کے سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ ضمام نے مسجد میں گھستے ہی پوچھا کہ تم لوگوں میں عبد المطلب کے بیٹے کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ ضمام نے کہا اے عبد المطلب کے بیٹے میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا ہوں اور اگر آپ اجازت دیں تو سختی سے پوچھنے کی اجازت دیں۔ آنحضرت نے فرمایا نہیں میں ناراض نہ ہونگا تم جو جی چاہے پوچھو۔ ضمام نے کہا میں آپ کو آپ کے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے آنحضرت نے جواب دیا خدا کی قسم ہاں پھر ضمام نے پوچھا میں آپ کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا اسی نے آپ کو حکم دیا کہ ہم لوگ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بتوں کو پوجا چھوڑ دیں آنحضرت نے جواب دیا۔ خدا کی قسم ہاں پھر ضمام نے اسی طرح آپ کو قسمیں دیدے کر نماز، روزہ زکوٰۃ حج اور سب اسلامی کاموں کی بابت پوچھا اور آپ نے ہر دفعہ قسم کھا کر جواب دیا کہ ہاں۔ جب ضمام اپنے سوال ختم کر چکے اور آنحضرت کو قسم کھلا کر اپنی تسلی کر چکے تو کہنے لگے کہ حضرت پھر میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں ان حکموں کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور جن باتوں سے آپ نے منع کیا ہے۔ ان سے بچتا رہوں گا۔ اور ان باتوں پر نہ زیادتی کروں گا نہ کمی۔ پھر وہ چلے گئے۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لمبے بالوں والا اپنے اقرار کو پورا کر دے گا۔ تو جنت میں جائے گا۔ پھر ضمام اپنی قوم میں گئے۔ اور سب کو جمع کر کے کہا کہ دیکھو یہ تمہارے بت لات و عزیٰ بہت ہی برے ہیں نہ یہ تمہیں فائدہ دے سکتے ہیں نہ تمہارا نقصان کر سکتے ہیں۔ لوگوں نے کہا چپ رہو لیکن تم کو کوڑھ نہ ہو جائے یا پاگل نہ ہو جاؤ۔ ضمام نے کہا کمبختو یہ بت کچھ نہیں کر سکتے۔ خدا نے ایک رسول بھیجا ہے۔ اور اس پر کتاب نازل کی ہے اور تمہیں جہالت سے نکالا ہے۔ اس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ کوئی اس کا شریک ہے۔ اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور دیکھو یہ یہ باتیں اچھی ہیں ان کے کرنے کا وہ حکم دیتے ہیں اور یہ یہ باتیں بری ہیں۔ ان سے منع کرتے ہیں اور میں یہ سب باتیں خود ان سے پوچھ کر آیا ہوں۔ اب تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ مسلمان ہو جاؤ۔ چنانچہ اسی شام تک ان کی مجلس میں جس قدر مرد اور عورت تھے۔ وہ سب مسلمان ہو گئے۔

طائف کا باغ

جب طائف کے لوگوں نے آپ کو مارتے مارتے شہر سے نکالدیا اور دور تک آپ کا تعاقب کیا۔ تو آپ نے مجبور ہو کر ایک انگور کے باغ میں پناہ لی وہ باغ ربیعہ قریشی کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کا تھا۔ اور وہ دونو اس وقت باغ میں ہی موجود تھے۔ یہ دونو آپ کے سخت دشمن تھے۔ مگر آپ کی مصیبت دیکھ کر ان کو بھی اس وقت ترس آگیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک عیسائی غلام عداس نامی کو بلا کر کہا کہ ایک گوشہ انگور کا لے کر اس شخص کو دے آ جو باغ میں اس جگہ بیٹھا ہے۔ عداس انگوروں کا ایک گچھہ لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور پیش کر کے کہا کہ اسے کھایئے۔ آپ جب کھانے لگے تو پہلے بسم اللہ پڑھی عداس نے آپ کے چہرہ کو غور سے دیکھا اور عرض کیا کہ خدا کی قسم یہ کلام تو اس شہر کے لوگ نہیں پڑھا کرتے۔

آنحضرت نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ اور تمہارا کیا دین ہے عداس نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور نینوں کا رہنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم تو یونسؑ کے شہر والے ہو۔ عداس نے کہا کہ آپ کیا جانیں یونسؑ کون ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ میرے بھائی تھے۔ میں بھی نبی ہوں اور وہ بھی نبی تھے یہ سنکر عداس آگے کو جھکے اور آپ کے سر اور ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ یہ نظارہ دیکھ کر عتبہ اور شیبہ یعنی مالکان باغ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ لو اس شخص نے ہمارے غلام کو بھی بگاڑ دیا۔ جب غلام ان کے پاس واپس آیا۔ تو انہوں نے عداس سے کہا کہ کمبخت تم نے اس شخص کے سر اور ہاتھ پیر کو کیوں بوسہ دیا۔ عداس بولے

ان کے لئے ہر قسم کی کشائش کے سامان پیدا فرما دے گا اور ان کی کامیابی کے رستے کھول دے گا۔ پس اس قسم کا اعتراض کرنے والے دونوں صورتوں میں مجرم ہیں اگر وہ فتنہ میں ربوہ والے مشرکین مکہ جیسے مظالم کرتے ہیں۔ تو ان کا ربوہ کو نہ چھوڑنا انہیں مجرم بناتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ایسی بستی سے مومن کو

ہجرت کر جانی چاہیئے

اور اگر ربوہ چھوڑنے کے بعد باہر کی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ترقی اور عزت نہیں ملتی۔ تب بھی وہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ خدا کہتا ہے کہ جو شخص سچی ہجرت کرتا ہے۔ اسے عزت ملتی ہے اور اس کی ترقی اور کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے کہنے کے باوجود ان کو عزت نہیں ملتی۔ تو پھر دو صورتوں میں سے

ایک صورت ضرور ہے

یا تو نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہنا پڑیگا اور یا پھر ان کو جھوٹا کہنا پڑیگا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ یہی ماننا پڑے گا کہ خود ان کے اندر کوئی ایمان باقی نہیں رہا۔ مثلاً انہی لوگوں کو دیکھ لو۔ جو ہم سے پچھلے دنوں علیحدہ ہوئے ہیں۔ وہ مونہہ سے تو نہیں مانتے لیکن

عملاً یہی صورت ہے

کہ پیغامی ان کی مدد کر رہے ہیں۔ مگر دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ابھی ان کی علیحدگی پر پورا سال بھی نہیں گذرا۔ گذشتہ اکتوبر میں میں نے ان کے اخراج کا اعلان کیا تھا۔ گویا صرف ایک سال ہوا ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ پر قیاس کرتے ہوئے فرض کر لینا کہ انہیں ہمیشہ کے لئے عزت حاصل ہو گئی ہے۔ محض خام خیالی ہے۔ کم از کم تین چار سال تک وہ باہر رہیں اور خدا تعالیٰ ان کی ہر قدم پر مدد کرتا رہے تو پھر بیشک کوئی بات بھی ہے۔ ورنہ عارضی طور پر تو شیطان بھی کھجور دے دیتا ہے۔ آخر پیغامیوں نے بھی ان کو سنبھالا ہوا تھا اگر وہ اس وقت ان کی کوئی مدد نہ کریں۔ تو انہیں اپنی بدنامی کا ڈر ہے۔ اس اصل مدد کا پتہ اسی وقت لگیگا۔ جب تین چار سال گذر جائیں گے۔ پھر اندازہ لگایا جا سکے گا کہ ان کی مدد عارضی تھی یا مستقل۔

مصری صاحب کو دیکھ لو

پیغامیوں نے کس زور شور سے انہیں اپنے ۴ سر چڑھایا تھا۔ مگر اب ان کی کوئی عزت ان میں باقی نہیں رہی۔ وہ اس امید میں ان کے پاس گئے تھے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا قائم مقام ہو کر میاں کا سردار بن جاؤں گا۔ مگر ہوا یہ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی وفات کے قریب جن لوگوں کے متعلق وصیت کی کہ انہیں میرے جنازہ کو بھی ہاتھ نہ لگانے دیا جائے۔ ان میں مصری صاحب کا بھی نام تھا۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ صبر کے ساتھ ایک مدت تک انتظار کرنا چاہیئے اور پھر

دیکھنا چاہیئے

کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ جو کچھ مصری صاحب کے ساتھ ہوا وہی سلوک ان سے بھی کیا جائے گا۔ بلکہ ممکن ہے مولوی صدر الدین صاحب بھی اعلان کر دیں کہ میرے مرنے کے بعد دراذی وغیرہ میری شکل دیکھنے کے لئے نہ آئیں۔ اور اس طرح ان کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ وہ خدائی مدد سے محروم ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

دحضور اس وقت اس شخص سے .... بہتر اور کوئی شخص روئے دنیا پر نہیں۔ عتبہ، شیبہ کہنے لگے خدا کی قسم افسوس کی بات ہے تمہارا دین اس کے دین سے اچھا ہے تم ہرگز اپنے دین کو نہ چھوڑو

مکہ کا ڈھنڈورہ

حضرت عمرؓ جب مسلمان ہو چکے تو انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ مکہ میں ایسا کون شخص ہے جو مجسم ڈھنڈورہ ہو۔ لوگوں نے کہا جمیل نام ایک ایسا آدمی ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ اس کی تلاش میں نکلے اور جب وہ ملے تو کہا کہ اسے جمیل میں بھی آج مسلمان ہو گیا ہوں۔ جمیل نے سن کر حضرت عمرؓ سے کچھ نہ پوچھا بلکہ سیدھا کعبہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ حضرت عمرؓ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ کعبہ کے دروازہ پر جمیل نے کھڑے ہو کر چلّا کر کہا کہ اے قریش کی قوم آج عمر بن خطاب بے دین ہو گیا۔ حضرت عمر بولے تو جھوٹ بولتا ہے۔ میں بے دین نہیں ہوا بلکہ مسلمان ہو گیا ہوں۔

آپؐ کا ہجرت کے وقت مکہ سے خطاب

ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ مکہ سے ہجرت کے زمانہ میں میں نے آنحضرتؐ کو مکہ کے پاس ایک ٹیلہ پر کھڑے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے کہ اے مکہ تو خدا کی زمین میں سب سے بہتر مقام ہے اور خدا کو بھی سب سے زیادہ پسند ہے۔ اگر یہ لوگ مجھے تیرے پاس سے نہ نکالتے تو میں آپؐ ہرگز تیری جدائی اختیار نہ کرتا۔

حضرت عثمانؓ پر ظلم

حضرت عثمانؓ جب اسلام لائے تو حالانکہ وہ معزز آدمی تھے۔ مگر ان کے چچا کو جب خبر ہوئی تو پہلے اس نے ان کو رسیوں سے کس کر باندھا۔ پھر مار مار کے ان کو گرا دیا۔

حضرت زبیرؓ پر ظلم

حضرت زبیرؓ بن عوام جب مسلمان ہوئے تو ان کے چچا نے ان کی بہت مخالفت کی یہاں تک کہ جب موقعہ ملتا ان کو پکڑ کر چٹائی میں لپیٹ دیتا اور ان کی ناک میں دھواں دیا کرتا۔ جس سے ان بیچاروں کا دم گھٹ گھٹ جاتا اور آنکھوں کا برا حال ہوتا۔

حضرت ابوبکرؓ پر ظلم

جب حضرت ابوبکرؓ مسلمان ہو چکے

تو انہوں نے کفار کی مجلس میں اب توحید پر لیکچر دیا۔ یہ سن کر سب کفار ان پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ وہ قریب المرگ ہو گئے۔ ان کے قبیلہ کے لوگ ان کو مردہ سمجھ کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے۔ شام کو جا کر کہیں ان کی زبان کھلی تو بجائے اپنی تکلیف بیان کرنے کے انہوں نے پہلے آنحضرتؐ کا حال پوچھا۔ یہ سن کر ان کے خاندان کے لوگ بھی ان سے بیزار ہو گئے مگر وہ آپؐ کا حال برابر دریافت کرتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے انہیں اٹھا کر آپ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ آنحضرتؐ نے جب ان کی حالت دیکھی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور آپ نے ان کو چوم لیا اور بہت درد دل کا اظہار فرمایا۔

عثمان بن مظعون کا اسلام

حضرت عثمان بن مظعون جب آنحضرتؐ کے پاس آئے اور آپ سے قرآن مجید کی یہ آیتیں سنیں ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (اللہ تعالیٰ انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور گناہ اور ظلم سے منع کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو) تو ان کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہو گئے۔

ابو فکیہہؓ

ابو فکیہہ ایک غلام تھے۔ کفار ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دھوپ میں لٹا دیتے۔ پھر ان کی پشت پر ایک بڑا بھاری پتھر رکھ دیتے۔ یہاں تک کہ ان کے ہوش و حواس مارے جاتے۔ ایک دن ان کے مالک صفوان نے ان کے پیر میں رسی باندھی اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ان کو گھسیٹتے ہوئے لے جائیں اور تپتی ہوئی زمین پر لٹا دیں۔ اتفاق سے ایک کیڑا رستے میں رینگتا ہوا جا رہا تھا صفوان بولا اے ابو فکیہہ کیا تیرا خدا یہی تو نہیں؟ وہ بولے میرا اور تیرا دونوں کا خدا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس پر صفوان نے اس زور سے ان کا گلا گھونٹا کہ معلوم ہوا ان کا دم نکل گیا۔ ان کا ایک بے درد بھائی بھی ساتھ تھا کہنے لگا اس کم بخت کو اور دکھ دو یہ یوں نہیں باز آئے گا۔

لبینہ لونڈی

لبینہ ایک لونڈی تھیں اور مسلمان

ہو گئی تھیں۔ حضرت عمرؓ ان کو روز مارا کرتے تھے۔ ایک دن حسب معمول مارتے مارتے تھک کر بیٹھ گئے اور اسے کہنے لگے کہ میں نے ترس کھا کے تجھے نہیں چھوڑا بلکہ اس لئے چھوڑا ہے کہ میں تھک گیا ہوں ذرا دم لے لوں تو پھر تیری خبر لوں گا۔ اسی طرح ان کے خاندان میں ایک اور مسلمان لونڈی زنیرہ تھی۔ اسے بھی بے حد تکلیف دیتے اور زدوکوب کرتے رہتے تھے۔

ارقم کا گھر

پہلے پہل آنحضرتؐ پر ان کے گھر والے ایمان لائے۔ یعنی حضرت خدیجہؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ آپؐ کے غلام۔ پھر آپ نے باہر والوں پر اسلام پیش کیا اور سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ اسلام لائے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ اپنے دوستوں کو آنحضرتؐ کے پاس لاتے اور آپ ان لوگوں کو تبلیغ فرماتے اور وہ مسلمان ہو جاتے۔

اس کے بعد آپؐ نے عام لوگوں کو تبلیغ کرنی شروع کی اور شہر میں جہاں لوگ بیٹھے ہوتے وہیں آپؐ جا کر توحید کا وعظ فرماتے۔ اس پر مشرکین مکہ مخالف ہو گئے اور ہر طرح کی تکلیفیں آپؐ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دینے لگے اور آپ کو کسی جگہ تبلیغ نہ کرنے دیتے تھے۔ آپ کا اپنا گھر بھی اس قابل نہ تھا کہ عام لوگ وہاں آ سکیں۔ کیونکہ وہیں دشمن زیادہ طاق میں رہتے تھے۔ اس لئے حضرت ارقمؓ ایک صحابی نے اپنا گھر جو کوہ صفا پر تھا اس کام کے لئے آپ کو دے دیا تھا۔ آپ کے پاس سب مسلمان روز وہاں جمع ہو جایا کرتے تھے اور قرآن کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ اور جو نیا آدمی اسلام سے محبت کرنے والا ملتا اس کو بھی یہیں لے آتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ غرض یہ ارقم کا گھر کئی برس تک مسلمانوں کا مدرسہ اور تعلیم کا مرکز بنا رہا۔ اس گھر میں نمازیں بھی ہوتی تھیں۔ آخر جب مسلمانوں کی تعداد چالیس ہو گئی اور حضرت عمرؓ ایمان لے آئے تو آنحضرتؐ اور سب مسلمان اس گھر سے نکلے اور کھلم کھلا نمازیں اور تبلیغ ادا کرنے لگے۔

آپؐ کے ایک عزیز کا مسلمان ہونا

طلیب آنحضرتؐ کی پھوپھی کے بیٹے تھے یہ آنحضرتؐ پر اس وقت ایمان لائے تھے جب آپ ارقم کے گھر میں تبلیغ کیا کرتے تھے طلیب مسلمان ہو کر اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہا کہ اماں آج میں بھی مسلمان ہو گیا ہوں۔ ان کی والدہ نے کہا بیٹا تم نے بہت

اچھا کیا۔ تم آنحضرتؐ کے بھائی ہو اور بھائی کو بھائی کی مدد کرنی چاہیئے خدا کی قسم اگر میں مرد ہوتی تو میں محمدؐ کی حمایت کے لئے کھڑی ہو جاتی۔ پھر جب کافروں نے انہیں بہت ستایا تو یہ طلیب حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

خدائی دعوت۔ وہیل مچھلی

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے سمندر کے کنارہ کی طرف ۳۰۰ آدمیوں کا ایک لشکر بھیجا۔ اور اس لشکر کا سردار ابو عبیدہ بن جراح کو مقرر فرمایا۔ میں بھی اس لشکر میں تھا۔ جب ہم دور نکل گئے تو ہمارا زاد راہ ختم ہو گیا۔ اس پر ابو عبیدہؓ نے سارے لشکر میں جو کچھ کھانے کا سامان تھا سب اکٹھا کر لیا۔ یہ سب مل ملا کر دو تھیلوں کی مقدار کھجوریں نکلیں۔ جس میں سے وہ ہم کو روزانہ حصہ رسدی تھوڑا تھوڑا دیا کرتے تھے۔ آخر وہ بھی ختم ہونے کے قریب ہو گئیں تو ہم کو دن رات میں صرف ایک ایک کھجور ملنے لگی۔ یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اس وقت ہم کو اس ایک کھجور کی قدر معلوم ہوئی۔ پھر ہم لوگوں نے سمندر کی طرف رخ کیا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے کنارہ پر ایک عظیم الشان مچھلی جسے عنبر کہتے ہیں پڑی ہے ہم لوگ اسی کو اٹھارہ دن تک کھاتے رہے اور اس کی چربی کو اپنے بدن پر مالش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم سب خوب موٹے ہو گئے۔ ایک دن حضرت ابو عبیدہؓ نے اس مچھلی کی دو پسلیاں زمین پر کھڑی کر دیں اور اونٹ سوار ان کے نیچے سے صاف نکل گیا پھر جب اپنے کام سے فارغ ہو کر ہم لوگ مدینہ واپس آئے تو سب حال آنحضرتؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ اللہ کا بھیجا ہوا رزق تھا جو تم کو ملا۔ اگر تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ باقی ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ اس پر ایک شخص اٹھا اور اس نے ایک ٹکڑا اس مچھلی کا لا کر آنحضرتؐ کے سامنے حاضر کیا۔ آپ نے اسے کھایا۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے شروع میں بخار ہوا تھا۔ بخار تو جاتا رہا ہے لیکن میرے ہاتھ اور پاؤں بالکل ناکارہ ہو گئے ہیں۔ نہ چل سکتا ہوں نہ ہاتھوں کو ہلا سکتا ہوں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت مجھے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے نیز ہمشیرہ اسلم بیگم کو سخت بخار ہے دعائے صحت فرمائیں۔ (منیر احمد دارالصدر غربی)

بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل

(از نصیر احمد خاں صاحب امرتسری - متعلم جامعہ احمدیہ - ربوہ)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف ان کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے رسول بنا کر مبعوث کئے گئے تھے۔ چنانچہ سورۃ الصف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم

اور یہی بات ہمیں انجیل کے مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان کی بعثت کا مشن یہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے ان قبائل تک بھی اپنے پیغام کو پہنچائیں جو ان کی بعثت کے وقت ان کے پاس موجود نہ تھے بلکہ وہ مشرق کی طرف آکر آباد ہو چکے ہیں۔ اسی لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

"میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آیا ہوں"

(انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۲)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے دس قبائل کو شاہ بخت نصر نے ہیکل یروشلم کی تباہی کے بعد بامیاں کے علاقہ میں جلا وطن کر کے بھیج دیا گیا تھا (بامیان غور اور افغانستان کے متصلہ علاقوں کو کہتے ہیں) جو بعد میں آہستہ آہستہ ہندوستان اور افغانستان وغیرہ کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے۔ اس لئے افغانستان اور کشمیر کے قدیم باشندے دراصل بنی اسرائیل ہیں۔ اور یہ امر مستند تواریخ کی کتب سے۔ اور ان علاقوں کے لوگوں کے لباس، چہروں اور رسوم سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ اس بات کے سینکڑوں ثبوت موجود ہیں۔ مثلاً:-

(۱) کوہستان الائی ضلع ہزارہ کے قدیم باشندے اب بھی اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

(۲) خاص ہزارہ میں بھی ایک قوم ہے جو اپنے آپ کو بنی اسرائیل میں سے خیال کرتی ہے

(۳) چلاس اور کابل کے درمیان کے پہاڑی لوگ بھی اپنے تئیں کو بنی اسرائیلی کہلاتے ہیں

(۴) ڈاکٹر برنیر اپنی کتاب سیر و سیاحت کشمیر کے دوسرے حصہ میں لکھتا ہے کہ بلاشبہ کشمیری لوگ بنی اسرائیل ہیں اور ان کے لباس اور چہرے اور بعض رسوم قطعی طور پر فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ اسرائیلی خاندان میں سے ہیں۔

(۵) The Races of Afghanistan مصنفہ H.W.C.S.I مطبوعہ تھاکر سپنگ اینڈ کو کلکتہ میں لکھتا ہے کہ افغان لوگ ملک سیریا سے آئے ہیں۔ بخت نصر نے انہیں قید کیا اور پرشیا اور میدیا کے علاقوں میں انہیں آباد کیا۔ ان مقامات سے کسی بعد کے زمانہ میں مشرق کی طرف نکل کر غور کے پہاڑی ملک میں جا بسے جہاں بنی اسرائیل کے نام سے مشہور رہے۔

(۶) طبقات ناصری جس میں چنگیز خاں کی فتوحات ملک افغانستان کا ذکر ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ شنبیسی خاندان کے عہد میں یہاں ایک قوم آباد تھی جس کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

(۷) ڈاکٹر مور کی تحقیقات سے بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ تاتاری قوم جو زن یہودی الاصل ہیں۔

(۸) کتاب اے نیرے ٹو آف رے ذرٹ ڈ غزنی کابل افغانستان G.T. مصنفہ (جی ٹی۔ ویگن) G. T. Wagon مطبوعہ ۱۸۴۰ء میں لکھتا ہے کہ افغان بنی اسرائیل ہیں۔

(۹) کتاب اے سائیکلو پیڈیا آف جیوگرافی مرتبہ جیمز برائیس ایف۔ جی۔ ایس مطبوعہ لنڈن ۱۸۵۶ء کے صفحہ ۱۱ پر لکھتا ہے کہ افغان لوگ اپنا سلسلہ نسب ساؤل بادشاہ اسرائیل سے ملاتے ہیں۔ اور اپنا نام بنی اسرائیل رکھتے ہیں۔

(۱۰) کتاب ہسٹری آف دی افغانز مصنفہ جی۔ پی۔ فرائر (فرانسیسی) مترجمہ کپتان ولیم جے بسی۔ مطبوعہ لنڈن ۱۸۵۸ء میں لکھتا ہے کہ مشرقی مؤرخوں کی کثرت رائے یہی ہے کہ افغان بنی اسرائیل کے دس فرقوں کی اولاد سے ہیں اور یہی رائے افغانوں کی اپنی ہے۔

یہی مؤرخ اس کتاب کے صفحہ ۴ پر لکھتا ہے کہ افغانوں کے پاس اس بات کے ثبوت کے لئے ایک دلیل ہے جس کو وہ یوں پیش کرتے ہیں کہ جب نادر شاہ ہند کی فتح کے ارادہ سے پشاور پہنچا تو یوسف زئی قوم کے سرداروں نے اس کی خدمت میں ایک بائبل عبرانی زبان میں لکھی ہوئی پیش کی اور ایسے ہی کئی دوسری چیزیں پیش کیں جو ان کے خاندانوں میں اپنے قدیم مذہب کے رسوم ادا کرنے کے لئے

(باقی صفحہ ۸ پر)

خریداران تفسیر صغیر کیلئے اطلاع

تفسیر صغیر کے حجم کے متعلق پہلے یہ اندازہ تھا۔ کہ بارہ سو صفحات پر یہ کتاب ختم ہو گی لیکن اب اس کی کتابت کے ختم ہونے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اندازہ سے ڈیڑھ صد صفحات زیادہ ہو گئے ہیں یعنی کل ۱۳۵۲ صفحات ہوئے ہیں۔ چونکہ حجم کے بڑھ جانے سے اور کاتبوں کو نخلہ میں رکھ کر کتابت کروانے سے اخراجات بہت زیادہ ہو گئے ہیں اسلئے خریداران کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کے نام پہلے ہزار میں آئے ہیں۔ ان کو کتاب سولہ روپے فی جلد کے حساب سے ملے گی۔ اور جن کے آرڈر بعد کے ہیں۔ ان کو اٹھارہ روپے میں کتاب ملے گی۔ دوسرے ہزار کی قیمت اس لئے بھی زیادہ ہے۔ کہ اس کا کاغذ پہلے ہزار کی نسبت اچھا اور مہنگا ہے۔ جو دوست پانچ سو کی تعداد میں کتابیں خریدیں گے۔ ان کو پچیس فیصدی کمیشن ملے گا۔ اور جو تین سو کی تعداد میں خریدیں گے۔ ان کو پندرہ فیصدی۔ لیکن شرط یہ ہو گی۔ کہ کوئی خریدار ہماری مقرر کردہ قیمت سے کم قیمت پر نہ بیچے۔

جو تین سو سے کم تعداد میں خریدیں گے۔ وہ کمیشن کے متعلق علیحدہ ہم سے بات کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق بات چیت کے بعد انفرادی فیصلہ ہو گا۔

(ابو المنیر نور الحق مولوی فاضل دفتر ترجمۃ القرآن خلافت لائبریری ربوہ ضلع جھنگ)

ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۵۷ء پر جو انعامی تقریری مقابلہ رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل عناوین تجویز کئے گئے ہیں۔ مقرر صرف ایک عنوان پر تقریر کرنے کا حقدار ہو گا۔

۱- ملائکہ کی ہستی کا ثبوت

۲- الٰہی سلسلوں میں فتنے اور ان کے فوائد

۳- اشاعت دین اور اس کے فضائل۔

۴- قرآن مجید میں اسلامی معاشرہ

۵- پاکستان کی ترقی کے ذرائع

۶- نظام خلافت کی برکات۔

نوٹ:- مبلغین سلسلہ اس مقابلہ میں حصہ نہ لے سکیں گے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

حیدرآباد ڈویژن کے علاقائی امیر کا انتخاب

کنری (بذریعہ تار) حیدرآباد ڈویژن کے علاقائی امیر کا انتخاب مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ شام کو بعد نماز مغرب میرپورخاص میں ہو گا۔ تمام علاقائی جماعتوں کے صدر اور سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ تشریف لا کر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

(احمد دین۔ امیر حیدرآباد ڈویژن)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ العزیز ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۵۷ء کو منعقد ہو گا۔ جس کا پروگرام گوناگوں خصوصیات کا حامل اور تربیت کے نقطہ نگاہ سے بے حد مفید ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ۔ انصار اللہ سے گذارش ہے۔ کہ وہ کثرت سے اس اجتماع میں شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دُعا

برادرم مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب کی دائیں ٹانگ پر ٹخنہ کے قریب پھنسی ہے جس کی تکلیف زیادہ ہے۔ اور وہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ [illegible] ربوہ)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے۔ اب میں دیتا ہوں، اگر کوئی ملے امیدوار
اَلشِّرْکَۃُ الْاِسْلَامِیَّہ لمیٹڈ ربوہ
کی
مطبوعات
ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
گذشتہ سالانہ جلسہ پر الشرکۃ الاسلامیہ کی سفارش کے لئے درخواست پر اپنی تقریر میں فرمایا:۔
"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لکھی ہوئی کتاب ہو اور میں سفارش کروں۔ کیا غلام کے منہ سے یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے آقا کی کتاب کی سفارش کرے اور کرے بھی ان کے پاس جو اپنے آپ کو فدائی کہتے ہیں۔ اب ہماری جماعت تو دس لاکھ ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ پس تین دفعہ اگر وہ کتابیں پڑھیں۔ بلکہ ایک ایک کتاب بھی خریدیں اور تین سال وہی پڑھ لیں۔ تو پھر آگے اولاد بھی ہوتی ہے تب بھی دس لاکھ کتاب لگ جاتی ہے۔ لیکن انہوں نے جن کتابوں کی لسٹ مجھے دی ہے وہ ساری کی ساری شاید کوئی بیس ہزار ہیں تو ایسی کتابوں کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لکھی ہوئی ہیں جن کی صدیوں تک نظیر نہیں ملے گی۔ یہ کہنا کہ میں سفارش کروں یہ ان کی اپنی کمزوری ہے کیوں وہ جماعت کو نہیں کہتے جماعت تو اپنی جانیں حضرت صاحب پر قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔" (الفضل ۱ر مارچ ۱۹۵۷ء)
ہجرت کے بعد کمپنی نے جو آپ کے قومی سرمایہ سے جاری شدہ ہے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بہت سی نایاب کتب کو شائع کیا ہے۔ احباب کرام کا یہ فرض ہے کہ وہ انہیں خریدیں۔ خود پڑھیں اپنے اہل و عیال دوستوں اور رشتہ داروں کو پڑھائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد
"ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم)
"جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے" (بحوالہ سیرت المہدی)
لہذا کسی احمدی کا گھر ایسا نہ ہونا چاہیئے جہاں کتب موجود نہ ہوں۔ اور اپنی اولادوں کو زمانہ کی زہریلی اور مسموم ہواؤں سے بچانے کیلئے اور اپنے جملہ غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کی ہدایت کے لئے اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور اللہ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جملہ کتب خرید کر ثواب دارین حاصل کریں۔
قیمتوں میں رعایت
-/۲۶ سے -/۵۰ کے خریدار کو فی روپیہ کمیشن دی جائیگی۔ -/۵۱ سے -/۱۰۰ روپے کے خریدار کو ۲ر فی روپیہ کمیشن دی جائیگی
-/۱۰۱ -/۲۰۰ " " ۲ر " " ۔ -/۲۰۱ -/۳۰۰ " " ۳ر " "
-/۳۰۱ زائد کے خریدار کو ۴ر " " ۔ احباب رعایت سے فائدہ اٹھائیں

فہرست کتب

روحانی خزائن

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر شمار	نام کتب	قیمت غیر مجلد	قیمت مجلد
۱	براہین احمدیہ حصہ پنجم	۳-۸-۰	۴-۰-۰
۲	نزول المسیح	۲-۸-۰	۳-۴-۰
۳	تحفہ گولڑویہ	۳-۸-۰	۳-۱۲-۰
۴	ازالہ اوہام ہر دو جلد	۴-۰-۰	۴-۱۲-۰
۵	براہین احمدیہ چہار حصص		۱۰-۰-۰
۶	کشتی نوح	۰-۸-۰	
۷	سبز اشتہار	۰-۴-۰	
۸	تجلیات الٰہیہ	۰-۴-۰	
۹	ایک غلطی کا ازالہ	۰-۲-۰	
۱۰	اسلامی اصول کی فلاسفی	۱-۸-۰	۱-۱۲-۰
۱۱	الوصیۃ	۰-۴-۰	
۱۲	آئینہ کمالات اسلام	۶-۰-۰	۷-۰-۰
۱۳	چشمہ معرفت	۴-۰-۰	۵-۰-۰
۱۴	چشمہ مسیحی	۰-۶-۰	
۱۵	ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی	۰-۲-۰	
۱۶	اربعین مکمل	۱-۰-۰	۱-۸-۰
۱۷	احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟	۰-۲-۰	
۱۸	ایام الصلح	۱-۱۲-۰	۲-۸-۰
۱۹	تذکرۃ الشہادتین	۱-۴-۰	۲-۰-۰
۲۰	فتح اسلام	۰-۶-۰	
۲۱	اسلام اور جہاد	۰-۴-۰	
۲۲	برکات الدعا	۰-۴-۰	
۲۳	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۰-۴-۰	
۲۴	ضرورۃ الامام	۰-۸-۰	۰-۱۴-۰
۲۵	راز حقیقت	۰-۶-۰	
۲۶	نشان آسمانی	۰-۶-۰	
۲۷	کشف الغطاء	۰-۷-۰	
۲۸	دافع البلاء	۰-۴-۰	
۲۹	آسمانی فیصلہ	۰-۷-۰	
۳۰	ستارہ قیصرہ	۰-۳-۰	
۳۱	تحفہ قیصریہ	۰-۴-۰	
۳۲	تحفۃ الندوہ	۰-۳-۰	
۳۳	پیغام صلح	۰-۸-۰	
۳۴	تذکرہ	۱۲-۰-۰	
۳۵	توضیح مرام	۰-۶-۰	

کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نمبر شمار	نام کتب	قیمت غیر مجلد	قیمت مجلد
۳۶	تفسیر کبیر جلد اول جزو اول		۱۰-۰-۰
۳۷	تفسیر کبیر جلد ۶ جزو چہارم حصہ سوم		۶-۸-۰
۳۸	تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ آخر		۴-۴-۰
۳۹	تفسیر سورۃ الکہف	۱-۸-۰	۲-۴-۰
۴۰	دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی بزبان اردو	۴-۸-۰	۵-۸-۰
۴۱	اسلام اور ملکیت زمین		۲-۸-۰
۴۲	دعوۃ الامیر معمولی کاغذ	۲-۸-۰	
	" اعلیٰ کاغذ	۳-۰-۰	۴-۰-۰
۴۴	اسلام میں اختلافات کا آغاز	۱-۰-۰	۱-۸-۰
۴۵	تعلق باللہ (تقریر جلسہ سالانہ)	۰-۱۲-۰	۱-۳-۰
۴۶	سیرۃ خیر الرسل	۱-۸-۰	۲-۰-۰
۴۷	نبیوں کا سردار	۲-۰-۰	۲-۸-۰
۴۸	مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ (اسلامک آئیڈیالوجی)	۲-۰-۰	۲-۸-۰
۴۹	سیر روحانی جلد اول	۳-۸-۰	۴-۰-۰
۵۰	سیر روحانی جلد دوم		۴-۰-۰
۵۱	تقدیر الٰہی	۱-۰-۰	۱-۴-۰
۵۲	ذکر الٰہی	۰-۸-۰	
۵۳	منہاج الطالبین	۱-۴-۰	۱-۱۲-۰
۵۴	نجات	۱-۴-۰	۱-۱۲-۰
۵۵	تحفۃ الملوک	۱-۴-۰	۱-۱۲-۰
۵۶	منصب خلافت	۰-۱۲-۰	۱-۴-۰
۵۷	حقیقۃ الرؤیا	۰-۱۴-۰	۰-۱۲-۰
۵۸	مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	۱-۰-۰	۱-۶-۰
۵۹	دنیا کا محسن	۰-۱۲-۰	
۶۰	ملائکۃ اللہ	۲-۴-۰	
۶۱	احمدیت یعنی حقیقی اسلام	۳-۰-۰	۳-۱۲-۰
۶۲	ہستی باری تعالیٰ	۲-۴-۰	۳-۰-۰
۶۳	اسلام اور دیگر مذاہب	۰-۸-۰	
۶۴	نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر	۰-۱۲-۰	
۶۵	خلافت حقہ اسلامیہ	۰-۴-۰	
۶۶	اختلافات سلسلہ کے صحیح حالات	۰-۴-۰	

کتب دیگر علمائے کرام سلسلہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	قیمت غیر مجلد	قیمت مجلد
۶۷	سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم	صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۲-۸-۰	۳-۴-۰
۶۸	اشتراکیت اور اسلام	" "	۰-۳-۰	
۶۹	ہمارا خدا	" "	۱-۸-۰	۲-۰-۰
۷۰	چالیس جواہر پارے	" "	۰-۸-۰	
۷۱	الحجۃ البالغہ	" "	۰-۱۰-۰	
۷۲	تشریح الزکوٰۃ	از صدر انجمن احمدیہ	۰-۱۰-۰	۱-۰-۰
۷۳	ضرورت علم القرآن	مولوی جلال الدین صاحب شمس	۰-۳-۰	
۷۴	تحقیقاتی عدالت کے دس سوالوں کا جواب	" "	۲-۰-۰	۲-۸-۰
۷۵	تبلیغی خط	" " "	۰-۴-۰	
۷۶	تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر	" " "	۱-۴-۰	۱-۱۲-۰
۷۷	اسلام اور مذہبی آزادی	" " "	۰-۸-۰	
۷۸	شرح العقیدہ	" " "	۱-۴-۰	۱-۱۲-۰
۷۹	رسالہ نماز	چوہدری محمد صدیق صاحب	۰-۶-۰	
۸۰	رسالہ حج	مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری	۰-۵-۰	
۸۱	ڈوئی کا عبرتناک انجام	چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ	۱-۴-۰	
۸۲	شناخت انبیاء	مولوی غلام باری صاحب سیف	۰-۵-۰	
۸۳	اصحاب احمد حصہ دوم	ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے	۰-۵-۰	
۸۴	حیات احمد	حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی	۴-۰-۰	
۸۶	بانی سلسلہ احمدیہ اور انگریز	مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم	[illegible]	
	"	"	۰-۴-۰	
۸۸	بچوں کے لئے اخلاقی مضامین	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۰-۶-۰	
۸۹	قضاء و قدر	مولوی نور الحق صاحب	۰-۵-۰	
۹۰	عبادت اور اس کی ضرورت	قاضی محمد نذیر صاحب	۰-۶-۰	
۹۱	اخلاق اور اس کی ضرورت	مولانا ابوالعطاء صاحب	۰-۵-۰	

ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

— دربارہ سود بینک —

"اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے تو یہ جائز ہے"

البدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل

(بقیہ صفحہ ۵)

محفوظ چلی آتی تھیں۔ اس کیمپ میں یہودی بھی موجود تھے۔ جب ان کو یہ چیزیں دکھلائی گئیں تو انہوں نے انہیں فوراً پہچان لیا۔ جب یہ ثابت ہوگیا کہ بنی اسرائیل کے قبائل افغانستان اور کشمیر میں آباد تھے تو حضرت مسیح علیہ السلام کے مشن کی غرض و غایت کے پیش نظر یہ ضروری تھا کہ وہ افغانستان اور کشمیر کا سفر اختیار کرتے اور ان گمشدہ اسرائیلی قبائل کو ملتے اور ان کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے۔ جب تک وہ ایسا نہ کرتے ان کی رسالت کی غرض ہی پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکتی تھی۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش اور ان کو پیغام ہدایت دینے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ پس کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مشن میں کوتاہی کرتے کیونکہ یہ بات انبیاء کی شان کے خلاف ہے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان علاقوں کا سفر اختیار کیا۔ اور آپ نے بالآخر کشمیر میں ہی وفات پائی۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیٹی دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(مہاشہ) فضل حسین از ربوہ

(۲) خاکسار کے والد ماسٹر سراج دین صاحب بعارضہ فالج بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

مشتاق احمد کریانہ مرچنٹ مین بازار وزیر آباد شہر

(۳) میں ان دنوں مالی مشکلات و بے روزگاری کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے روزگار عطا کرے۔

مبشر احمد نسیم جیکب لائنز کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵